نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۳

نمبر ۱۴ جلد ۱ — لودیانہ ۱۱ دسمبر ۱۸۷۳ء — قیمت ۳ پائی

ہنروں کی ترقی

ہنر کی تقسیم دو نوع پر سمجھی گئی ہے ایک ضروری دوم لطیف۔ ضروری وہ ہنر ہیں جنمیں بہ نسبت عقل کے اعضاء جسمانی سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اور انکو ضروری اسواسطے کہا جاتا ہے کہ ہماری زندگی کی ضروریات انہیں پر منحصر ہیں مثلاً نان بزی شربت سازی بافندگی معماری کشتیکاری وغیرہ فنون لطیفہ وہ ہیں جنکا مدار بہ نسبت جسمانی محنت کی عقل پر زیادہ متصور ہے اور انکا انجام باعث حظ و تفریح طبع ہے مثلاً علم موسیقی مصوری نقاشی کندہ کاری وغیرہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ضروری ہنر آدم زاد کی پیدایش کے قریب قریب ہی شروع ہوئے ہیں اور نیز اور بہت ہنر ایسے پرانے ہیں کہ انکے موجد روایت یا تاریخ نویسی کے زمانہ سے آگے گذر چکے ہیں مگر جس قدر علوم و معقولات انسانی بڑھتے گئے اُسی قدر ضروری ہنر بھی بہتر اور خوشنما بنتے گئے۔ ایسا پایا جاتا ہے کہ اوائل میں جب انسان نے گرما و سرما یا باد و باران سے تکلیف اُٹھائی تو بتقاضائے ضرورت کسی چٹان کے کھول میں یا زمین کے نیچے کسی غار میں رہنا اختیار کیا یا کسی میدان میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر لکڑیاں گاڑ کر اُنپر شاخیں چُن لیں بطور سکونتگاہ بنائی پیچھے سے زیادہ آرام کے لئے بہدایت ضرورت ایک گھر تیار کر لیا اور ویسا ہی رفتہ رفتہ اسمیں کمرے دروازے اور کھڑکیاں رکھنی شروع ہو گئیں اور پھر گلکاریوں اور نقشوں رنگ روغن وغیرہ تک نوبت پہنچی۔ غرض ایک ترقی نے دوسری کو جگہ دی اور ہوتے ہوتے ضروری ہنروں سے ہی لطیف ہنروں کی ایجاد شروع ہو گئی کیونکہ جب ضروریات رفع کرنیوالی چیزیں موجود ہو گئیں تو انسانوں کے خیالات سامان زینت و زیبایش کیطرف متوجہ ہوئے اشیا قدرتی کی خوبصورتی دیکھ کر اہل مذاق یا ادراک کے دلونمیں اپنی استعمال کی اشیا کو ویسا ہی خوشنما بنانیکا خیال جم گیا اور محنت اور ثابت قدمی سے آخر اپنے مطلب میں کامیاب ہوتے گئے +

مہذب ملکونمیں تعلیم صنعت و حرفت کی بنیاد دونوں میں بطور سے قایم ہو جاتی ہے کہ جس سے ہر ایک کارخانہ کا ممبر علاوہ اپنے اپنے کام میں غور و فکر کر سکتا ہے اور کامیابی کے ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک خاطر خواہ ترقی کر سکتا ہے۔ ولایت میں صنعت اصول و عمل کے مدارس بکثرت کھُلے جاتے ہیں جنمیں فن کی اصلیت بتعلیم علم طبقات ارض علم فلزات و علم ریاضی کے مختلف فروع وغیرہ سے سکھائی جاتی ہے اور صنعت کے عمل سیکھنے کیواسطے اصول جر ثقیل اور اُنکے رو سے کلین بنانا اور علم طبعی کے فروعات کی مشق کرائی جاتی ہے غرض مہذب ملکوں میں مفید ہنروں کی ترقی میں کسی وقت غفلت یا سُستی نہیں ہونی پاتی بخلاف اُن ملکوں کے جہاں لوگ جاہل و بےتعلیم ہیں۔ ہنروں کی ترقی رُکی اور ابتر ہے۔ ہمارے ملک میں صناعی اور حرفت کاری صرف تقلیدی ہے اور جبکہ اصول کی اصلاً واقفیت نہیں اسی واسطے ترقی کی صورت نمایاں نہیں۔ اگرچہ بعض بعض ہنر مثلاً آہنگری نجاری کوزگری میں اور ساخت اسباب آرایش وغیرہ میں کچھ کچھ تبدیلی ہے مگر وہ تبدیلی بعض بتقلید نمونہ ہائے فرنگستانی وغیرہ ہے نہ کہ ترقی اصلی و طبعزاد۔ بلکہ بعض دستکاریوں میں بسبب سہولت دستیابی بنی بنائی اشیاء ولایت کے ایک گونہ تنزل ظاہر ہے۔ یہ بڑا ظلم ہے کہ علم اصول کی واقفیت اور پھر اُسکے مطابق علم عملی کا برتاؤ ایک لخت ہمارے دیسیوں کے لئے امر محال ہے اگرچہ بعض بعض ترقی خواہان ملک کی کوشش اور مدد سے بعض بعض مقام ہندوستان میں صنعت اور حرفت کاری کے معدود مدارس جاری ہو گئے ہیں اور بعض جا تجویز در پیش ہے مگر ابھی [illegible] ہے انکے کامل نتایج دیکھنے کیواسطے ایک زمانہ دراز و مدت مدید انتظار کرنا پڑیگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں باریک ہنروں کا اجرا موٹے ہنروں کے ساتھ ہی جاری چلا آتا ہے گویا دونو توام ہیں اور اسواسطے دونوں سے کوئی بھی شایستگی پر نہیں دیکھا جاتا۔ دیکھو یہاں کا بنا ہوا تلوار کا قبضہ باوجودیکہ سونے چاندی کا باریک کام بھی اُسپر ہوتا ہے اور سینگ کی کنگھی کو اُسمیں بارہ چڑھا ہوتا ہے مگر چونکہ اصل ساخت شایستہ نہیں ہے اسواسطے بمقابلہ قبضہ و کنگھی ساخت سادہ انگریزی کے بھدی نظر آتی ہے غرض ہر چیز انگریزی و ہندوستانی کا یہی حال ہے۔ ہماری دانست میں حال کی دستکاریوں میں کاٹھی کا کام

جیسے نجاری وغیرہ دھات کا کام جیسے آہنگری زرگری وغیرہ چمڑہ کا کام مثلاً کفشدوزی جلدسازی ساخت ساز وغیرہ گلی مثلاً کلال معمار وغیرہ کا بافندگی مثلاً کپڑا فرش چٹائی وغیرہ سادہ صفائی سے بنانا اختیار کریں اور اسمیں یہہ کچھ ضرور نہیں کہ فرنگستانی نمونوں اور نقشوں کی ہی پیروی کریں بلکہ اپنے قدیمی نمونوں کو ہی شایستگی سے کام میں لاویں اور انکی اصلی ساخت کو عمدہ صفائی اور کامل شایستگی پر دکھیں تو پھر لطیف ہنروں کی طرف توجہ دوڑائیں اور ایسی اشیا کی طرف زیادہ خیال کریں جنکی یہاں کے امیر اور غریبوں کو زیادہ درکار نظر آتی ہو- مثلاً تا حال کل اناج کا خوشوں وغیرہ سے نکالنا بجز گاہنی یا لکڑی سے کوٹنے کے نہیں ہو سکتا یا روئی پشم وغیرہ کا کام بجز بیچاری عورات کے بیلنے تومنے اور کاتنے کے نہیں بن سکتا گڑ و شکر کھانڈ وغیرہ بنانے کی قدیم سے ایک ہی تکلیف والی ترکیب چلی آتی ہے- اگر ہمارے دیسی صناعان کبھی کبھی ایسے معاملات میں غور کرکے ہر ایک کیواسطے کوئی کوئی کل ایجاد کریں تو کیا عمدہ بات ہو انکے اپنے کام کو بھی فروغ ہو اور اگنت مردمان کو شبانہ روزی کی محنت اور تکلیف سے رہائی ملے- ہمارے یہاں سواری کا سامان یکہ گاڑی بہلی بگھی وغیرہ ہے اور رتھ کو تو گیا گزرا سمجھئے اول درجہ اور امیرانہ سواری میں داخل ہے مگر ان لوگوں پر جو ایک دفعہ بھی انگریزی بگھی فٹن ٹم ٹم وغیرہ پر سوار ہو چکے ہیں بخوبی واضح ہو گیا ہو کہ محض ایک سپرنگ یعنی کمانی کے نہ لگانے سے ہماری سب دیسی سواریوں میں کیا کیا کچھ تکلیف اور ہچکولوں کی دقت ہے کہ بعض وقت جھٹکوں کے سبب کلیجہ منہہ کو آتا ہے بخلاف اسکے انگریزی گاڑیوں میں آرام اور لطف سواری ہے ایک بےمعلوم سا جنبش ہوتی ہے سو وہ بھی جھولے سے ایک سوا کیفیت دکھلاتی ہے- یہہ صرف ہم مثل کے طور پر لکھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اگر اسی طرح ہر ایک چیز مستعملہ کے نقصوں کی اصلاح میں اور جو چیز کی درکار ہو انکے اختراع میں کوشش کیجائے تو کیا ہی خوب ہو عملی نور ہوا ایک قوم ہم لوگ جو مزید اشیا میں غیر اقوام کی منت داری سے چھوٹیں اور دوسرا بے لیاقتی اور نادانی کا لفظ جو ہماری نسبت غیر اقوام کے منہہ چڑھا ہوا ہے بالکل چھوٹ جائے اور آیندہ ہم لوگ انکی نظروں میں حقیر نہ رہکر مفاوضت اور مساوات کا درجہ حاصل کریں +

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ پشاور مظہر ہے کہ عبد الکریم خاں اور اسلم خان رئیسان بجوڑ کے باہم امیر کابل کے بجوڑ میں جانیکی بابت تکرار ہوا ہے اسلم خان نے باشندگان بجوڑ کو صلاح دی ہے کہ امیر صاحب کی فوج کے آنے پر انکا استقبال کریں مگر عبد الکریم خاں نے یہہ کہا ہے کہ انکو اپنا دشمن تصور کریں عبد الکریم خان کی خواہش ہے کہ امیر کابل بجوڑ میں قدم رکھے لکھتے ہیں کہ اس تکرار کی خبر ملا صاحب سوات نے سنکر اپنے فرزند میاں گل کو بجوڑ میں اسلم خاں پاس روانہ کیا ہے کہ عبد الکریم خاں سے تکرار نکرے اور کسی اجنبی کو بجوڑ میں نہ آنے دے مگر اسلم خاں نے اس صلاح کو نمانا اور تا حال تکرار بدستور ہے +

بخارا سے خبر ہے کہ ابراہیم بیگ سوداگر جو سابق میں ایک متمول شخص تھا اب بباعث اسکے کہ روسیوں نے تجارت غلامان بالکل بند کر دی ہے مصیبت زدہ ہو گیا ہے اب اسنے اپنے ملازمان کی معرفت بہت سے غلام خرید کر بخارا کے ایک سوداگر خوردہ وردی کے پاس فروخت کئے ہیں ایک مخبر نے امیر بخارا اور حاکم سمرقند کو اس بات کی اطلاع کی جنہوں نے حکم دیا کہ غلام آزاد کئے جائیں اور دونو سوداگروں کا گھر بار اور جایداد فروخت کیجائے خوردہ وردی پر سات سو روپیہ جرمانہ ہوا اور ایک اشتہار جاری کیا گیا کہ آیندہ کو جو شخص خرید و فروخت غلامان کا مرتکب ہوگا اسپر ایک ہزار طلا یعنے سات ہزار روپیہ جرمانہ ہوگا اور تمام جایداد اسکی ضبط کی جائیگی +

لکھتے ہیں کہ بالا حصار کی سڑک ختم ہو گئی اور اس کی دوسری طرف پختہ نالی بنوائی گئی امیر صاحب اس سڑک کے ملاحظہ سے بہت ہی خوش ہوئے اور حکم دیا کہ کل سڑکیں ایسی ہی بنوائی جائیں +

امیر صاحب نے ایک بیشقیمت خلعت نایب علم خاں حاکم ترکستان کے لئے بھیجا ہے اور بصلہ کارگذاری جنگ بدخشان کے تین ہزار روپیہ سالیانہ تنخواہ مقرر فرمائی ہے +

اخبارات ملکی و ولایتی

بوسیلہ تار برقی خبر ہے کہ جواب لارڈ نارتھبروک کے خط بابت قحط بنگال مرقومہ ۳۰- اکتوبر ۱۸۷۳ع امیر آرگاید سے کل پہنچا جسمیں امیر آرگاید لکھتے ہیں کہ تجربہ سابق سے بخوبی واضح ہے کہ تدابیر کہ فیضی واسطے دفع مصیبت کے جو قحط سے عاید ہوتی ہیں مناسب ہیں معمولی اسپیل و طلبی کے کام قابل بے اعتبار ہیں کیونکہ قحط سالی کی ضرورت ان سے رفع نہیں ہوتی اسیواسطے وے گورنمنٹ انڈیا کو آگے سے ہی اختیار دیتے ہیں کہ ایسی تدابیر کریں جس سے غربا کی مصیبت کم ہو اور انکے رائے میں بھی سرکار کی طرف سے خرید غلہ اور رفاہی کاس چاول مناسب معلوم ہوتا ہے اور سر جارج کیمبل صاحب کی ہوشیاری و لیاقت کی نسبت بہت تحسین و آفرین فرما رہے ہیں +

لاہور- ۲- دسمبر کو جناب گورنر بہادر بمبئی نے سنٹرل جیل کا ملاحظہ فرمایا جہاں کے عمدہ انتظام سے نہایت ہی خوشنودی ظاہر فرمائی دوپہر کے بعد عجایب خانہ اور میو ہسپتال کا بھی ملاحظہ فرمایا صاحب موصوف شام کیوقت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور لیڈی دیوس کے یہاں گیند بازی میں بھی موجود تھے +

۳ کو شاہدرہ ریلوے کا کارخانہ معاینہ فرمایا اور اجہاں والی کیبور تھلانے شاہدرہ کے باغ میں مقبرہ جہانگیر ہے



مسٹر فلپ و ڈیوس صاحب و دیگر ہمراہیان کی ضیافت کی۔ ۱۴ کو جناب ممدوح معہ ہمراہیان معمولی ٹرین میں عمان کو تشریف لیگئے اور توپ سلامی و رسومات تعظیم حسب معمول ادا کی گئیں ❊

تدبیر صلح۔ پائنیر میں مرقوم ہے کہ شاہنشاہ فارس اور سلطان روم نے صلاح کی ہے کہ سرحدی تنازعات بذریعہ باہم کمیشن کے فیصل کئے جائیں جیسا کہ امیر کابل اور شاہ کے درمیان سیستان کی بابت سر فریڈرک گولڈ سمتھ کے ذریعہ سے فیصلہ ہوا ہے ❊

سفیران یارقند۔ خبر ہے کہ فورسائیتھ صاحب اور ایلچی یارقند صحیح و سالم مقام سنجو میں جو پانچ منزل شاہدولہ سے ہے پہنچ گئے صرف چند خچروں کا نقصان ہوا جو گھاٹی پر سے پھسل گئیں جہاں کہ برف بہت سی مویشیوں کے پاؤں کے سبب منجمد ہو گئی تھی۔ حاکم سنجو اس مشن کے استقبال کو آیا تھا ❊ اس مشن کا اگلا فریق مقام سنجو میں پہنچ چکا تھا جہاں مسٹر فورسائیتھ صاحب کا انتظار تھا کہ مل کر آگے جاویں ❊

شادی۔ ایک اخبار میں مرقوم ہے کہ مسٹر ہنیس صاحب کی جورو کا انتقال ہوا وہ جس شہر سے ہے وہ بھی کو گئی ہے ان کی جو شادی ہوئی مسٹر ڈولی صاحب سے جو کو گئے ہیں دوں کے سکول کا معلم ہے رسومات شادی کو ڈبہار لہن سے ترجمہ کر کے سمجھایا جو بابت بذریعہ اشارات کئے گئے اور سب امورات خاطرخواہ ہو گئے

کانپور۔ سنتے ہیں کہ ایک مسلمان دہ ... نے جو کئی سال سے دین عیسوی کا بہت معتقد دکھلاتا تھا اتوار کے روز اپنا اعتقاد مسیح پر ظاہر کر کے بپتسمہ پایا اُسی روز ایک ملا اور ایک ہندو و نیز دو اور اشخاص نے وہاں کے پادری صاحبان سے بپتسمہ لیا ❊

تعداد یہودیان۔ ایک اخبار میں کل تعداد یہودیوں کی جو دنیا میں موجود ہیں مندرج ہے اُس سے ظاہر ہے تا ہم کہ یورپ میں ......۵ یہودی ہیں جن میں سے ......۳ روس اور پولینڈ میں اور دس لاکھ سے زیادہ آسٹریا میں اور چار لاکھ جرمنی میں تین لاکھ ٹرکی میں چار لاکھ رومینیا میں ایک لاکھ فرانس میں باقی انگلستان ہالینڈ اٹلی وغیرہ ملکوں میں۔ ایشیا میں پانچ لاکھ سے زیادہ اور افریقہ میں دس لاکھ سے زیادہ ہیں امریکہ آسٹریلیا وغیرہ میں کم سے کم چار لاکھ ہیں پس کل شمار یہودیوں کا اسی لاکھ کم ہے۔ امریکہ کے ایک اخبار میں عجیب حال مرقوم ہے کہ گذشتہ ۱۸۰۰ء میں صوبجات متحدہ میں صرف ۱۸۲۷ ممبر تھے اور ۱۸۵۰ء میں ۲۹۵۰ اور ۱۸۶۰ء میں انکے صرف ۲۷ عبادتخانے تھے اور ۱۸۷۰ء میں ۱۵۲۔ شہر فلاڈلفیا میں اٹھ اور نیویارک میں ۲۶ ہیں ❊

سیالکوٹ۔ سردی کا موسم عین شباب پر ہے۔ بیماری کی بھی کچھ شکایت نہیں ہے صفائی شہر کا انتظام بہت اچھا ہے قبل ازیں ہم حوالۂ قلم کر چکے ہیں کہ لالہ متھرا داس کورٹ انسپکٹر پولیس کا بھائی بجرم دفعہ ۲۰۰ ماخوذ عدالت ہے اور حوالات میں ہے اب وہ مقدمہ فیصل ہو گیا چنانچہ متھرا داس کورٹ انسپکٹر کے بھائی کو پانچ برس قید اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اور جو دو اور آدمی حاکم خان و ہیرا سنگھ مقدمہ مذکور میں شراکت کے سبب سے ماخوذ ہوئے تھے انکو بھی سزا ملگئی یعنے حاکم خان کو تین برس قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اور ہیرا سنگھ کو دو برس قید اور ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اصل میں یہ مقدمہ متوجہ جناب مسٹر عبداللہ آتھم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے جو غریبوں اور یتیموں کی پرورش کرنے والے ہیں ہوا اور لالہ کنھیا لعل صاحب وکیل لاہور کو چلے گئے شاید اپیل کرینگے وہ تشریف لیگئے ہیں ❊

سڑک از سیالکوٹ تا جموں بہت خراب ہے اگر رات کو کوئی گاڑی اُلٹ جاوے تو نقصان جان و مال ہو سکتا ہے اگر اس سڑک کے برابر لالٹین روشنی ہوا کرے تو مسافروں کو بہت آرام ہو ❊

لودیانہ۔ چار پانچ روز سے سردی خوب چمک گئی ہے ہفتہ گذشتہ میں علیا تیلی پور ڈرستیشن کہنہ پر ٹرین کے نیچے آگیا زانو کے نیچے دونوں ٹانگیں کچلی گئیں رات کے بارہ بجے لودیانہ کے شفاخانہ میں پہنچایا گیا بابو گوکل چند صاحب سب اسسٹنٹ سرجن نے ٹانگیں کاٹ ڈالیں اب تندرست ہے۔ صاحب کمشنر بہادر نے جگراؤں سے واپس آکر ایک روز میں چار سو مقدمات دیوانی فیصل کئے ۹ کو روانہ انبالہ ہوئے۔ ایک سارجنٹ چوکی پولیس نے جو تھانہ کہنہ میں متعلق شہر کے ہے ایک ملزم کو جرم چوری کے اقرار کرانیکے لئے سخت مارا نشانات اُسکے بدن پر تھے ڈاکٹر صاحب نے بھی تصدیق کی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے صاحب ضلع سے اجازت چاہی ہے کہ سارجنٹ مذکور کا چالان کیا جاوے کرک پیٹرک صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ انبالہ ہفتہ سے امتحان صدری طلباء ضلع ہذا لے رہے ہیں ۱۰ دسمبر سے امتحان مڈل طلباء مشن اسکول و گورنمنٹ اسکول دوپہر لودیانہ ہو رہا ہے نتیجہ اسکا پیچھے سے ظاہر ہو گا ❊

خلاصہ اخبارات تار برقی

سرکار ہسپانیہ جہاز ورجینیس اور انکو جو بچ رہے ہیں حوالہ کر دینے پر راضی ہے بشرطیکہ قومی امن قائم ہو جاوے سرکار امریکہ اور اقرار کرتی ہے کہ بلا کسی شرط کے حوالہ کیا جائے سرکار ہسپانیہ کا انکار ہے کہ سوائے پہلے مقتولوں کے اور کوئی شخص نہیں مارا گیا در حقیقت ۱۶ آدمی انگریزی رعایا کے مقتول ہوئے تھے ❊ سرکار ہسپانیہ نے ورجینیس و دیگر اشخاص کے رہا کر دینے پر اتفاق کر لیا ہے اور اس معاملہ کے واجب ہو چکنے کے لئے ایک علیحدہ پیش کرنا چاہتی ہے اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ یہ [illegible] تو کل نقصان ادا کرنگی جانتے کہ سر بیچ یورپ کی سلطنتوں میں سے کوئی بادشاہ ہو۔ شہر کارتھیجنا پر گولہ اندازی شروع ہو گئی ہے

"مسیح خاتم النبیین نہیں"

یہہ کلام جو پیشانی پر لکھی گئی - آخری حصہ مضمون ملک شاہ صاحب میں درج ہی اور اسکی نسبت اُنہوں نے زور وشور کیا ہی اگر اس سے اُنکا یہہ مطلب ہی کہ مسیح آخری نبی نہیں ہی یعنے نبوت اُسپر ختم نہیں ہوئی بلکہ اور نبی اُسکے پیچھے ہوئے تو اس سے ہم انکار نہیں کرتے بلکہ تسلیم کرتے ہیں جس کے دو سبب ہیں +

اول یہہ - کہ خداوند یسوع مسیح کو ہم صرف نبی نہیں جانتے کیونکہ نبوت اُسکے دوسرے درجہ کا کام تھا خاص کام (جسکے لئے وہ اس دنیا میں آیا) یہہ تھا کہ اپنی جان دیکر گنہگاروں کا کفارہ کرے اور گنہگاروں کو نجات بخشے اسلئے یسوع مسیح اُسکا نام ہوا - وہ کلام اللہ اور ابن اللہ ہی اسلئے اور نبیونکے ساتھ اُسکا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا نبی اور پیغمبر جو دنیا کے شروع سے ہوتے سب کے سب مسیح کی شہادت دیتے رہے - وہ تو نبیونکی نبوت کا مضمون تھا جسقدر نبی گذرے وہ تمام بندگان خدا کی آنکھیں اُسکی طرف رجوع کرتے رہے - اسلئے اُسکا نبیونکے ساتھ مقابلہ نہیں ہو سکتا +

دوسری وجہ یہہ ہی - کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ نبوت کا کلام مسیح کے بعد عیسائی کلیسیا میں جاری رہا چنانچہ مسیح کے بارہ حواری الہامی اور نبی تھے اُنکے خطوط اور کتب مصنفہ میں بہت کلام نبوت موجود ہیں خصوصاً مکاشفات کی کتاب شروع سے آخر تک کلام نبوت سے مملو ہی - بعض جنمیں سے پورے ہوگئے بعض جنمیں سے ہو رہے ہیں اور بعض جنمیں سے ہونگے سوا اسکے ہم جانتے ہیں کہ انتاکیا کی کلیسیا میں بہت سے نبی ہوئے دیکھو اعمال کی کتاب ۱۳ باب پہلی آیت اور انتاکیا کی کلیسیا میں کئی نبی اور معلم تھے اور یروشلم کی جماعت میں بھی نبی ہوئے اعمال کی کتاب ۱۱ باب ۲۷ - آیت اُنہیں دنوں میں کئی ایک نبی یروشلم سے انتاکیہ میں آئے اور افسیون کا خط ۴ باب ۱۱ - آیت میں پولوس رسول یوں فرماتا ہی کہ جماعت پر خدانے بعضوں کو رسول اور بعضوں کو نبی مقرر کر دیا - پھر پہلا خط قرنتیون کو اور اُسکا ۱۲ باب اور ۲۸ آیت خدانے کلیسیا میں کتنوں کو مقرر کیا پہلے رسولوں کو دوسرے نبیوں کو ان کلاموں سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ پہلی صدی کی عیسائی جماعتوں میں خدانے بعض اشخاص کو نبوت عطا کی اس واسطے بموجب قول ملک شاہ صاحب کے ہم بھی مسیح کے خاتم النبیین ہونے سے انکاری نہیں ہیں لیکن اگر اس کلام سے اُنکا یہہ خیال ہوا ہی کہ خداوند یسوع مسیح کا زمانہ آخری زمانہ نہیں بلکہ اُسکے پیچھے اور کوئی رسول آویگا جو انجیل کو منسوخ کر کے نئی شریعت اور نیا طریقہ نجات کا جاری کریگا اور معلوم ہوتا ہی کہ اُنکا مطلب بھی ایسا ہی ہی تو ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ انجیل میں صاف بیان ہی کہ کسی دوسرے سے نجات نہیں آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے وے نجات پاویں دیکھو اعمال ۴ باب ۱۲ - آیت اور سوا اسکے انجیل میں بیان ہی کہ مسیح کا زمانہ آخری زمانہ ہی دیکھو عبرانیوں کا خط پہلا باب پہلی اور دوسری آیت - خدا جسنے اگلے زمانہ میں نبیوں کے وسیلے باپ دادوں سے بار بار اور طرح طرح کلام کیا ان آخری زمانوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلے بولا جسنے اُسکو ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلے اُس نے عالم بنایا اور گلتیون کا خط پہلا باب ۹ - آیت جس میں پولوس رسول یوں کہتا ہی کہ جیسا ہم نے آگے کہا ویسا ہی اب میں کہتا ہوں - کہ اگر کوئی تمہیں کسی دوسری انجیل کو سوا اُسکے جسے تم نے پایا سناوے تو وہ ملعون ہووے اس سے صاف ظاہر ہی کہ سوائے انجیل کے اگر کوئی تمہیں کوئی اور انجیل سناوے تو وہ خدا کے حضور ملعون ہی - اور خداوند یسوع مسیح خود فرماتا ہی کہ اگر کوئی تمہیں کہے دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہی تو یقین نہ لائیو - کیونکہ جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی اُٹھینگے نشانیاں اور کرامات دکھلاوینگے کہ اگر ہو سکے تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کریں پر تم خبردار رہو دیکھو میں نے تمہیں پہلے ہی سب کچھ کہہ دیا ہی مرقس کی انجیل ۱۳ باب ۲۱ سے ۲۳ - آیت تک ان آیتوں میں خداوند یسوع مسیح شاگردوں کو جتاتا ہی کہ اگر کوئی شخص مسیح یا نبی ہونیکا دعوی کر کے تمہارے پاس آوے معجزہ اور نشانیاں دکھاوے تو تم نے اُنپر یقین نہ کرنا وے جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی ہونگے پس اس حالت میں ہم کیونکر مان سکتے ہیں کہ اور کسی نبی کا آنا انجیل سے ثابت ہی سوا اسکے خداوند یسوع مسیح اپنے رسولوں کو یہہ کہتا ہی کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو اُنہیں باپ بیٹا روح القدس کے نام سے بپتسما دو اور اُنہیں سکھلاؤ کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تمہیں حکم دیا ہی اور دیکھو زمانہ کے تمام ہونے تک میں تمہارے ساتھ ہوں - اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ انجیل کی تعلیم اور نصیحت زمانہ کے تمام ہونے تک قایم رہیگی اور مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ تب تک رہیگا - اس حالت میں ہم کیونکر سوچ سکتے ہیں کہ اور کوئی نتیجہ نجات کا جاری ہوگا - مسیح نے اُس روز جب وہ پکڑا گیا اپنے شاگردوں سے عید فسح کھائی اور عشاء ربانی کی عید اُنکے بیچ مقرر کی اور اُنکو کہا کہ تم اسطرح میری یادگاری کرتے رہو جب تک کہ میں پھر آؤں یعنے روز قیامت تک دیکھو پہلا خط قرنتیون کا ۱۱ باب ۲۶ آیت جب بیان اسقدر صفائی سے انجیل میں ملتا ہی کہ جب تک میں پھر آؤں تم میری یادگار میں عشاء ربانی کرتے رہو اور میری ہدایت پر چلو تب کیونکر خیال ہو سکتا ہی کہ اسکی تعلیم کے خلاف کوئی اور تعلیم بھی ہوگی اور انجیل کے سوا کوئی اور کتاب بھی اور الہامی سمجھی جاویگی اور نجات کا طریقہ اور شریعت منسوخ ہو کر کوئی اور طریقہ اور شریعت قایم ہوگی اسقدر ثبوت اس امر کا کہ مسیح کا زمانہ آخری زمانہ ہی کافی ہی اور اسلئے ہم بس کرتے ہیں +

اور اُن آیات کا بیان کیا جاتا ہی کہ جو میاں ملک شاہ محمد صاحب سے منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُن میں اُنکے تنز

بمطبع امریکین مشن لودیانہ باہتمام پادری وری صاحب کے چھپا